تقریر بابت تفہیم القرآن
وقت 5-7 منٹ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تفسیرِ کبیر کے بارے اپنوں اور غیروں کی آراء

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (البقرہ:122)

وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی درآنحالیکہ وہ اس کی ویسی ہی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔یہی وہ لوگ ہیں جو (درحقیقت) اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کوئی بھی اس کا انکار کرے پس وہی ہیں جو گھاٹا پانے والے ہیں۔

ہے قرآن میں جو سرور اور لذت
نہ ہے مثنوی میں نہ بانگِ درا میں

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔تفسیرِ کبیر کے بارے اپنوں اور غیروں کی آراء اور تبصرے۔

تفسیرِ کبیر کی کسی بھی جلد کا مطالعہ کرنے والے کو علم و عرفان کی ایک نئی دنیا سے آشنا کرتا ہے اور وہ حیران و ششدر رہ جاتا ہے کہ کس طرح علّام الغیوب خدا نے قرآنِ کریم میں مطالب و معانی کا ایک سمندر پوشیدہ کر رکھا ہے جس تک رسائی اُنہی کو حاصل ہوتی ہے جن کا شمار مطہرین میں ہوتا ہے اور وہ اپنے قلبِ صافی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آج مَیں اِن میں سے چند ایک کا ذکر آپ کے سامنے کروں گا۔اِن قاری حضرات میں اپنے بھی ہیں اور بیگانے بھی اور پھر بیگانوں میں وہ بھی ہیں جو اسی تفسیر کے مطالعہ کے نتیجہ میں احمدی ہوگئے اور وہ بھی جنہیں قبولِ حق کی توفیق تو نہ ملی لیکن انہوں نے برملا اس تفسیر کی اعلیٰ خوبیوں کا اعتراف کیا۔ایسی چند آراء اور تبصرے پیش ہیں۔پہلے اُن مخلصین کا ذکر ہو جائے جو اِس کے مطالعہ سے احمدی ہوگئے۔اِن میں سے مکرم مولوی محمد اسد اللہ قریشی صاحب لکھتے ہیں:

"سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفسیرِ کبیر انقلاب انگیز اثرات کی حامل اور آپ کے لدنی علم کا ایک بابرکت خزانہ ہے۔خاکسار کی قبولِ احمدیت میں تفسیر کبیر (کا) خاصہ ہے...جب مَیں نے اسے (جلد اوّل) سے پڑھنا شروع کیا تو اس میں علوم و معارف اور حکمت کی ایسی باتیں پائیں جو نہ مَیں نے اس سے پہلے تفسیر ابنِ کثیر، تفسیر بیضاوی، تفسیر خازن اور تفسیر جلالین میں دیکھی تھیں اور نہ کہیں دینی مدارس کے علماء سے سنی تھیں۔سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کے دیگر مشکل مقامات کی تفسیر دیکھ کر قلبی سکون اور روحانی سرور حاصل ہوا جاتا تھا چنانچہ تفسیر کے مطالعہ میں اتنا شغف بڑھنے لگا کہ بعض اوقات کھانا مقررہ اوقات سے مؤخر ہو جاتا مگر تفسیر چھوڑنے کو دل نہ چاہتا۔"

پھر لکھا کہ

"یہ (سورۃ یونس تا سورۃ کہف والی) جلد لے کر مطالعہ کی۔اس میں قرآن شریف کے باقی مشکل مقامات کی لطیف تفسیر دیکھ کر خوشی سے میری روح جھوم جاتی تھی اور پیچیدہ مسائل سے قلب و ذہن اس طرح صاف ہوتے جاتے تھے جیسا کوئی بیمار بیماریوں سے شفاء حاصل کرتا جائے۔اب تک مَیں جماعتِ اسلامی...کے پیش کردہ نظریۂ حکومتِ الٰہیہ کا بھی قائل تھا۔مگر انہی دنوں جب مَیں نے تفسیر کبیر کی وہ جلد مطالعہ کی جو سورۃ ماعون کی تفسیر پر مشتمل ہے جس میں "الدین" کے مختلف لغوی معانی بیان کرتے ہوئے....حکومت الٰہیہ اور خلافتِ اسلامیہ کی تشریح بھی کی گئی تھی جو پہلی دفعہ حکومتِ الٰہیہ کی ایسی لطیف تشریح میرے سامنے آئی جس نے مجھے شدید طور پر متاثر کیا بلکہ مَیں کہہ سکتا ہوں کہ پیروں سے لے کر سر کی چوٹی تک مجھے ہلا کر رکھ دیا۔"

(مجلّہ الجامعہ ربوہ مصلح موعود نمبر جلد 4 نمبر 2 صفحہ 158-160)

سامعین! اِن میں سے دوسرے دوست مکرم سیّد جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ حیدر آباد دکن ہیں۔ یہ صاحب تنظیم اتحاد المسلمین کے فعال کارکن تھے اور اسی پاداش میں سکندر آباد جیل میں نظر بند رہے۔ جہاں انہیں تفسیر کبیر پڑھنے کا موقع ملا۔ جس کے مطالعہ سے اس درجہ متاثر ہوئے کہ جیل کے اندر ہی مارچ 1961ء میں بیعت کا فارم بھی پُر کر دیا۔ رہا ہونے کے بعد انہوں نے اپنے حالات "صدقِ جدید" لکھنؤ میں چھپوائے جس میں لکھا:

"مَیں نے تفسیر کبیر اٹھائی اور چند اوراق الٹ کر دیکھنے شروع کئے۔ یہ والعٰدیٰتِ ضبحاً کی تفسیر کے صفحات تھے۔ مَیں حیران ہو گیا کہ قرآن مجید میں ایسے مضامین بھی ہیں پھر مَیں نے قادیان خط لکھا تفسیرِ کبیر کی جملہ جلدیں منگوائیں... نو ماہ کے عرصہ میں جب کہ مَیں جیل ہی میں تھا متعدد بار یہی تفسیر پڑھتا رہا۔ جیل ہی میں مَیں نے بیعت کر لی اور جماعتِ احمدیہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔"

(صدقِ جدید لکھنؤ 20 اپریل 1962ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد صفحہ 158-159)

نیز لکھا۔

"مجھے اس تفسیر میں زندگی سے معمور اسلام نظر آیا۔ اس میں وہ سب کچھ تھا جس کی مجھ کو تلاش تھی۔ تفسیر کبیر پڑھ کر مَیں قرآنِ کریم سے پہلی دفعہ روشناس ہوا۔"

(صدقِ جدید لکھنؤ 8 تا 15 جون 1963ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 160)

سامعین! تفسیر کبیر کے بارے میں غیر از جماعت اہلِ علم کے تاثرات بیان کرتے ہوئے سب سے پہلے علامہ نیاز فتح پوری کا نام آتا ہے جنہوں نے تفسیرِ کبیر پڑھ کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے نام اپنے خط میں لکھا:

"تفسیرِ کبیر جلد سوم آج کل میرے سامنے ہے اور مَیں اسے بڑی نگاہِ غائر سے دیکھ رہا ہوں اس میں شک نہیں کہ مطالعۂ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کے تبحرِ علمی، آپ کی وسعتِ نظر، آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حسنِ استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔"

(الفضل 17 نومبر 1963ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 158)

پھر برصغیر کی معروف شخصیت نواب بہادر اعظم یار جنگ تفسیر کبیر سے اتنے متاثر تھے کہ جناب سیٹھ محمد اعظم حیدر آبادی کے بیان کے مطابق اپنی مجالس میں تفسیرِ کبیر کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے۔ اس کی عظمت کا ہمیشہ اعتراف کرتے اور کہا کرتے تھے کہ اس کے بیان کردہ معارف سے انہوں نے بہت استفادہ کیا ہے۔

(تاریخِ احمدیت جلد 8 صفحہ 157)

برصغیر کے مشہور نقاد اور ادیب اختر اورنیوی نے تفسیرِ کبیر کے مضامین میں سے چند ایک کا یوں ذکر کیا ہے:

"قصصِ قرآن کی عارفانہ تعبیریں... علم و حکمت، روحانیت و عرفان... تاریخ عالم، قوموں کے عروج و زوال، اسبابِ زوال، سامان عروج، نفسیاتِ اجتماعی، فرد و جماعت کے روابط اور بندے کے اللہ سے تعلق کی اعلیٰ تحقیق و توضیح.... معجزات، پیش گوئیاں، انبیاء اور غیر انبیاء کے خوابوں، رموزِ استعاراتِ قرآنی و مقطعات کی حقیقت، حکمتی اور ایمان افروز تعبیریں... تعلیماتِ اسلامی کا فلسفہ... دوسرے مذاہب کی تعلیموں اور معروف فلسفوں سے موازنہ و مقابلہ۔"

(مجلۃ الجامعہ ربوہ شمارہ 9 صفحہ 65۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 156)

سامعین! پروفیسر عبد المنان صاحب بیدل سابق صدر شعبہ فارسی پٹنہ یونیورسٹی کو اختر اورینوی صاحب نے تفسیرِ کبیر کی چند جلدیں دیں وہ بیان کرتے ہیں کہ

"وہ ان تفسیروں کو پڑھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے مدرسہ عربیہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے شیوخ کو بھی تفسیر کی بعض جلدیں پڑھنے کے لئے دیں اور ایک دن کئی شیوخ کو بلوا کر انہوں نے ان کے خیالات دریافت کئے ایک شیخ نے کہا کہ فارسی تفسیروں میں ایسی تفسیر نہیں ملتی۔ پروفیسر عبد المنان صاحب نے پوچھا کہ عربی کی تفسیروں کے متعلق کیا خیال ہے۔ شیوخ خاموش رہے۔ پروفیسر صاحب نے قدیم عربی تفسیروں کا تذکرہ شروع کیا اور فرمایا کہ مرزا محمود کی تفسیر کے پایہ کی ایک تفسیر بھی کسی زبان میں نہیں ملتی آپ جدید تفسیریں بھی مصر و شام سے منگوا لیجئے اور چند ماہ بعد مجھ سے باتیں کیجئے عربی اور فارسی کے علماء مبہوت رہ گئے۔"

(مجلّۃ الجامعہ ربوہ شمارہ نمبر 9۔ صفحہ 63، 65 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 157-158)

مشہور مفسرِ قرآن مولانا عبد الماجد دریابادی نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وفات پر جو نوٹ تحریر کیا اس میں لکھا:

"علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح و تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے۔"

(صدقِ جدید لکھنؤ 18 نومبر 1965ء بحوالہ سوانح فضلِ عمر جلد سوم صفحہ 168)

سامعین! مشہور سکالر جناب انیق احمد جو پیامِ صبح کے نام سے ٹی وی پروگرام کرتے ہیں غالباً 2010ء میں کراچی سے ربوہ تشریف لائے۔ خاکسار انہیں خود لینے فیصل آباد ائیر پورٹ گیا۔ انہوں نے آنے سے قبل خاکسار سے تفسیرِ کبیر کے مکمل سیٹ کی درخواست کر رکھی تھی۔ خاکسار نے مکمل سیٹ پیش کرتے ہوئے ان سے سوال کیا کہ آپ کو جماعت احمدیہ کی بے شمار کتب میں سے تفسیرِ کبیر کی ہی ضرورت کیوں پیش آئی؟ تو انہوں نے مجھے بتایا کہ

"اس میں بہت اعلیٰ علمی نکات پائے جاتے ہیں جو منفرد ہوتے ہیں اور میں اپنے پروگرام میں ان سے بہت فائدہ اٹھاتا ہوں"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیرِ کبیر کی ایک جلد کے لئے لکھے جانے والے دیباچہ بعنوان "کچھ تفسیرِ کبیر کے متعلق" کے آخر میں یہ الفاظ تحریر فرمائے:

"اے پڑھنے والو! مَیں آپ سے کہتا ہوں قرآن پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کے لئے ہے پس ان نوٹوں میں اگر کوئی خوبی پاؤ تو انہیں پڑھو، پڑھاؤ، عمل کرو۔ عمل کرواؤ اور عمل کرنے کی ترغیب دو۔ یہی اور یہی ایک ذریعہ اسلام کے دوبارہ احیاء کا ہے۔"

(تفسیرِ کبیر جلد سوم صفحہ 7)

یاد رکھ لیک کہ غلبہ نہ ملے گا جب تک
دل میں ایمان نہ ہو ہاتھ میں قرآن نہ ہو

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡